

وائیٹ ہاؤس
دفتر پریس سیکرٹری
28 جنوری 2014

صدر براک اوباما کے سٹیٹ آف دی یونین خطاب سے اقتسابات
منگل 28 جنوری 2014
واشنگٹن ڈی سی

جناب سپیکر، جناب نائب صدر، ممبران کانگرس، میرے ہموطن امریکیو

اب، مزید روزگار واپس لانے میں ایک سب سے بڑا عنصر، امریکی توانائی کے لیے ہمارا عزم ہے۔ توانائی کی وہ تمام حکمت عملی جس کا چند سال قبل میں نے اعلان کیا تھا، کارگر ثابت ہو رہی ہے اور آج، کئی عشروں کی نسبت، امریکہ توانائی میں خود کفالت کے قریب تر ہے۔

* * * *

مجموعی طور پر، ہماری توانائی کی پالیسی کے نتیجے میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں اور کرہ ارض صاف اور محفوظ ہوتا جا رہا ہے۔ گزشتہ آٹھ سالوں میں، امریکہ نے اپنی کاربن کی مجموعی آلودگی کو دنیا میں کسی بھی ملک سے زیادہ کم کیا ہے۔ لیکن ہمیں زیادہ عجلت سے کام لینا ہے کیونکہ بدلتے ہوئے موسم کیوجہ سے پہلے ہی ملک کے مغرب میں لوگ خشک سالی اور ساحلی شہر، سیلابوں کا شکار ہیں۔ اسی لئے میں نے اپنی انتظامیہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ ریاستوں، توانائی پیدا کرنے والی کمپنیوں اور دوسروں کے ساتھ مل کر، ہمارے توانائی پیدا کرنے والے پلانٹوں سے فضاء میں چھوڑی جانے والی کاربن کی آلودگی کے بارے میں، نئے معیارات مقرر کریں۔ صاف توانائی والی معیشت کی جانب تبدیلی راتوں رات نہیں آئے گی۔ اس راہ میں ہمیں کچھ مشکل فیصلے کرنے پڑیں گے۔ لیکن یہ طے ہو چکا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی ایک حقیقت ہے۔ جب ہمارے بچوں کے بچے ہماری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھیں گے اور پوچھیں گے کہ توانائی کے نئے ذرائع کی موجودگی میں، ایک محفوظ تر، اور زیادہ مستحکم دنیا چھوڑنے کے لئے، کیا ہم نے وہ سب کچھ کیا جو ہم کر سکتے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ ہاں ہم نے کیا تھا۔

* * * *

--- آج، ہمارے فوجی عراق سے نکل آئے ہیں۔ 60000 سے زیادہ فوجی افغانستان سے پہلے ہی وطن واپس آچکے ہیں۔ افغان افواج کی اپنی سلامتی کی ذمہ داری سنبھالنے کے ساتھ، ہمارے فوجیوں کا کردار اعانتی رہ گیا ہے۔ اس سال کے آخر تک اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر، ہم اپنا مشن پورا کریں گے اور امریکہ کی طویل ترین جنگ آخر کار اختتام پذیر ہوگی۔

2014 کے بعد جب وہ اپنے مستقبل کی ذمہ داریاں سنبھال لیں گے، تو ہم ایک متحدہ افغانستان کی حمایت کریں گے۔ اگر افغان حکومت سلامتی کے اس معائدے پر دستخط کرتی ہے جس پر ہم نے مذاکرات کیے ہیں تو نیٹو کے اتحادیوں کے ہمراہ امریکی افواج کی ایک تھوڑی تعداد، دو محدود مقاصد کے لئے افغانستان میں رہے گی۔ ان میں افغان افواج کی تربیت اور اعانت کرنا اور القاعدہ کی باقیات کا پیچھا کرنے کے لئے انسداد دہشت گردی کی کارروائیاں کرنا، شامل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خطرہ بدستور موجود ہے۔ گو کہ ہم نے القاعدہ کی مرکزی قیادت کو شکست کے راستے پر ڈال دیا ہے تاہم یہ خطرہ ایک اور طرح سامنے آیا ہے۔ القاعدہ سے منسلکہ گروہ اور دیگر انتہا پسندوں نے دنیا کے ایک مختلف حصے میں جڑیں پکڑ لی ہیں۔ یمن، صومالیہ، عراق، اور مالی میں ان سلسلوں کو تہ و بالا کرنے اور ناکارہ بنانے کے لئے، ہمیں اپنے شراکت کاروں کے ساتھ کام کو جاری رکھنا ہوگا۔ شام میں ہم اس حزب مخالف کی حمایت کریں گے جو دہشت گردوں کے نیٹ ورکوں کو رد کرتی ہے۔ یہاں اپنے ملک میں، ہم اپنے دفاع کو مضبوط کرتے رہیں گے اور سائبر حملوں جیسے نئے خطرات کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ اور اب جب ہم اپنے دفاعی بجٹ میں اصلاحات کر رہے ہیں تو ہمیں اپنی افواج کے مردوں اور خواتین کا اعتماد بحال رکھنا ہوگا اور مستقبل کے مشنوں میں کامیابی کے لئے ان کو درکار صلاحیتوں میں، سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔

ہمیں چوکس رہنا پڑے گا۔ لیکن میرا یہ پختہ یقین ہے کہ ہماری قیادت اور سلامتی صرف شاندار فوج پر انحصار نہیں کر سکتی۔ بحیثیت کمانڈر انچیف، میں نے امریکی عوام کی حفاظت کے لئے طاقت کا استعمال کیا ہے اور جب تک میں اس عہدے پر فائز ہوں، ایسا کرنے سے میں کبھی نہیں ہچکچاؤں گا۔ جب تک حقیقتاً ضروری نہ ہو، میں فوجیوں کو خطرے سے دوچار نہیں کروں گا اور نہ ہی میں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو لامحدود تصادموں میں پھنساؤں گا۔ ہمیں وہ لڑائیاں ضرور لڑنی چاہئیں جن کی ہمیں لڑنے کی ضرورت ہو۔ وہ لڑائیاں نہیں لڑنی چاہئیں جو دہشت گرد ہم سے چاہتے ہوں۔ بڑے پیمانے پر فوج کی تعیناتیوں سے ہماری طاقت کمزور پڑتی ہے اور آخر کار اس سے انتہا پسندی کو تقویت ملتی ہے۔

گو کہ ہم، مزید اہدافی کاوشوں اور اپنے غیرملکی شراکت کاروں کی صلاحیتوں کو بڑھانے، سرگرم اور جارحانہ طریقوں سے دہشت گردوں کے سلسلوں کا تعاقب کر رہے ہیں، تاہم امریکہ کو ایک مستقل حالت جنگ سے پیچھے ہٹنا ہوگا۔ اسی لئے میں نے ڈرون کے استعمال پر دانشمندانہ قدغیں لگائی ہیں۔ اگر بیرون ملک لوگ یہ سمجھیں گے کہ ہم نتائج کی پرواہ کیے بغیر ان کے ممالک کے اندر حملہ کرتے ہیں، تو ہم محفوظ نہیں ہوں گے۔ اسی وجہ سے موجودہ کانگرس کے ساتھ کام کرتے ہوئے، میں نگرانی کے پروگراموں میں اصلاحات کروں گا۔ کیونکہ ہماری انتہیلی جنس کے لوگوں کے اہم کام کا انحصار اس بات پر ہے کہ، یہاں اور بیرون ملک، عام شہری کی نجی رازداری کی خلاف ورزی نہ ہو۔ افغان جنگ کے خاتمے کے ساتھ، یہ وہ سال ہونا چاہیے جس میں کانگرس قیدیوں کی منتقلی پر باقیماندہ پابندیاں اٹھا لے تاکہ ہم خلیج گوانتانامو کی جیل کو بند کر سکیں۔ کیونکہ ہم دہشت گردی کا خاتمہ محض انتہیلی جنس اور فوجی کاروائیوں ہی سے نہیں کرتے بلکہ ہم اپنے آئینی آدرشوں سے صداقت کے اظہار اور باقی دنیا کے لئے ایک مثال قائم کر کے، ایسا کرتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ پیچیدہ خطرات سے بھری دنیا میں ہماری سلامتی، اور ہماری قیادت کا انحصار ہماری طاقت کے تمام عناصر پر ہے۔ جس میں ہماری مضبوط اور بااصول سفارت کاری بھی شامل ہے۔ امریکی سفارت کاری نے نیوکلئیر مواد غلط ہاتھوں میں جانے سے روکنے کے لئے پچاس سے زائد ممالک کو اکٹھا کیا اور ہمیں سرد جنگ کے ہتھیاروں کے ذخیرے پر اپنے انحصار کو کم کرنے کے قابل بنایا۔ امریکی سفارت کاری کی وجہ سے، جس کی پشت پر طاقت کے استعمال کی دھمکی تھی، شام کے کیمیائی ہتھیار تلف کیے جا رہے ہیں اور ہم بین الاقوامی برادری کے ساتھ مل کر شامی عوام کے لئے ایک ایسے مستقبل کا آغاز کرنے کے لئے کام کرتے رہیں گے جس کے وہ مستحق ہیں۔ یہ ایسا مستقبل ہو گا جو مطلق العنانیت، دہشت اور خوف سے پاک ہو گا۔ اس وقت جب ہم بات کر رہے ہیں تو امریکی سفارت کاری اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کی، جب وہ وہاں تصادم کو ختم کرنے کی خاطر مشکل مگر ضروری مذاکرات میں مصروف ہیں، مدد کر رہی ہے تاکہ فلسطینیوں کے لئے وقار اور ایک آزاد ریاست حاصل کی جا سکے۔ اور ایک ایسی اسرائیلی ریاست کے لئے پائیدار امن اور سلامتی بھی حاصل کیے جا سکیں جس کو یہ احساس ہو کہ امریکہ ہمیشہ اس کی پشت پر ہوگا۔

اور دباؤ کی مدد سے یہ امریکی سفارت کاری ہی ہے جس نے ایک عشرے میں پہلی مرتبہ، ایران کے نیوکلئیر پروگرام کی پیشرفت کو روک دیا ہے اور اس پروگرام کے کچھ حصوں میں تخفیف کردی ہے۔ آج رات جب ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تو ایران نے اپنے اعلیٰ درجوں کے افزودہ یورینیم کے ذخیرے کو تلف کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ جدید سنٹری فیوجوں کو نہیں نصب کر رہا۔ بے مثال معائنوں کی مدد سے دنیا ہر روز یہ تصدیق کرتی ہے کہ ایران ہم نہیں بنا رہا۔ اور اپنے اتحادیوں اور شراکت کاروں کے ہمراہ ہم سب یہ سمجھنے کے لئے مذاکرات میں مصروف ہیں کہ کیا ہم ایران کو نیوکلئیر ہتھیار بنانے سے روکنے کے اپنے مشترکہ مقصد کو پرامن طور پر حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ مذاکرات مشکل ہوں گے۔ وہ ممکن ہے کامیاب نہ ہوں۔ ہمیں ایران کی حزب اللہ جیسی دہشت گرد تنظیموں کی حمایت کا مکمل ادراک ہے، جو ہمارے اتحادیوں کے لئے خطرہ ہیں۔ ہم پر یہ بھی واضح ہے کہ دونوں قوموں کے درمیان بداعتمادی سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن ان مذاکرات کا انحصار اعتماد پر نہیں ہے۔ کسی بھی طویل مدتی معائدے پر متفق ہونے کی بنیاد ایک ایسے قابل تصدیق فعل پر ہو گی جو ہمیں اور عالمی برادری کو قائل کرتا ہو کہ ایران نیو کلئیر بم نہیں بنا رہا۔ اگر جان ایف کینیڈی اور رونالڈ ریگن سوویت یونین سے مذاکرات کر سکتے تھے، تو پھر آج کا طاقتور اور با اعتماد امریکہ، کم تر طاقتور مخالفین سے یقیناً مذاکرات کر سکتا ہے۔

ہم نے جو پابندیاں عائد کیں ان کی بدولت یہ موقع میسر آیا ہے۔ لیکن میں یہ واضح کر دوں کہ اگر یہ کانگریس اب پابندیوں کا ایک ایسا نیا بل مجھے بھیجتی ہے جو ان مذاکرات کو پٹری سے اترنے کے خطرے سے دوچار کر دے، تو میں اسے ویٹو کر دوں گا۔ اپنی قومی سلامتی کی خاطر ہمیں سفارت کاری کو کامیاب ہونے کا موقع ضرور دینا چاہیے۔ اگر ایران کے لیڈر اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھاتے، پھر سب سے پہلے میں مزید پابندیاں لگانے کا مطالبہ کروں گا اور یہ یقینی بنانے کے لئے کہ ایران نیوکلئیر ہتھیار نہ بنائے، میں تمام متبادلات استعمال کرنے کے لئے تیار رہوں گا۔ لیکن اگر ایران کے لیڈر اس موقع سے واقعی فائدہ اٹھاتے ہیں جس کا ہمیں جلد ہی علم ہو جائے گا، تو پھر ایران قوموں کی برادری میں دوبارہ شامل ہونے کا اہم قدم اٹھا سکتا ہے، جس سے ہم اپنے وقت کی سلامتی کی بڑی مشکلات میں سے ایک کو جنگ کے خطرات کے بغیر حل کر لیں گے۔

اور آخر میں، انہیں ہم یہ بات یاد رکھیں کہ ہماری قیادت خطرات کے مقابلے میں صرف ہمارے دفاع سے نہیں جانی جاتی۔ بلکہ اس کی پہچان نیکی کرنے کے بی شمار مواقعے اور پوری دنیا میں مفاہمت کی ایسی ترویج سے ہے جس سے عظیم تر تعاون پیدا کرنا، منڈیوں کی توسیع کرنا، لوگوں کو خوف اور افلاس سے آزاد کرانا، ممکن ہو۔ امریکہ سے بہتر اس حالت میں کوئی نہیں جو ان موقعوں سے فائدہ اٹھا سکے۔

ہمارا یورپ کے ساتھ، آج تک دنیا میں دیکھا جانے والا مضبوط ترین، اتحاد ہے۔ تیونس سے برما تک، ہم ان کی مدد کر رہے ہیں جو جمہوریت کی تعمیر کے لئے محنت کرنے پر آمادہ ہیں۔ یوکرائن میں ہم اس اصول کی حمایت کرتے ہیں کہ تمام لوگوں کا یہ حق ہے کہ وہ آزادانہ اور پر امن طور پر اپنی رائے کا اظہار کریں اور انہیں اپنے ملک کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہو۔ افریقہ بھر میں ہم کاروباروں اور حکومتوں کو اکٹھا کر رہے ہیں تاکہ وہ بجلی تک رسائی دوگنی کرسکیں اور شدید غربت کے خاتمے میں مدد کر سکیں۔ امریکی براعظموں میں ہم تجارتی تعلقات کو بڑھا رہے ہیں اور ہم نوجوان لوگوں کے آپس میں ثقافتی اور تعلیمی تبادلوں کو بھی وسعت دے رہے ہیں۔ ہم ایشیا اور بحر الکاہل پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں اپنے اتحادیوں کی حمایت کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ سلامتی اور خوشحالی والا مستقبل تشکیل دیتے ہیں، اور تباہی کی وجہ سے اجڑ جانے والوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ جیسے ہم نے فلپائن میں کیا۔ جب ہمارے میرین فوجی اور سویلین طوفان سے تباہ ہونے والوں کی مدد کو وہاں پہنچے تو ان کا "ہم آپ کے احسان کو کبھی نہیں بھولیں گے" اور "خدا امریکہ پر مہربان ہو!" جیسے الفاظ سے استقبال کیا گیا۔

ہم یہ کام اس لئے کرتے ہیں کیونکہ ان سے ہماری طویل المدت سلامتی کی ترویج میں مدد ملتی ہے۔ اور ہم انہیں اس لئے کرتے ہیں کیونکہ ہم، قطع نظر نسل یا مذہب، عقیدے یا جنسی رجحان کے، ہر انسان کے موروثی وقار اور برابری پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اگلے ہفتے، دنیا ہمارے اس عزم کا مظاہرہ دیکھے گی جب ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ٹیم سرخ، سفید اور نیلے رنگوں کے ساتھ اولمپک سٹیڈیم میں مارچ کرے گی اور طلائی تمغے جیت کر وطن واپس لوٹے گی۔

میرے امریکی ہموطنو، دنیا میں کوئی ملک ایسا کام نہیں کرتا جو ہم کرتے ہیں۔ ہر مسئلے پر دنیا ہمارے طرف دیکھتی ہے۔ ایسا محض ہماری معیشت کے حجم یا ہماری فوجی طاقت کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ ان نظریات کی وجہ سے ہے جن کے ہم پاسدار ہیں اور ان بوجھوں کی وجہ سے جو ہم ان کو آگے بڑبانے کے لئے اٹھاتے ہیں۔

* * * *

--- ہماری آزادی، ہماری جمہوریت کبھی بھی آسان نہیں رہیں۔ بعض اوقات ہم ٹھوکر کھاتے ہیں، ہم غلطیاں کرتے ہیں، ہم پریشان ہوتے ہیں یا ہماری حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ لیکن دوسو سال سے زیادہ، ہم نے ان چیزوں کو ایک طرف رکھا اور

ترقی کے پہلے کو، انفرادی کامیابی کے امکانات کی تخلیق اور تعمیر اور توسیع دینے، دوسری اقوام کو ظلم اور خوف سے آزاد کرانے، قانون کے تحت انصاف، عدل، اور مساوات کو ترویج دینے، کے لئے اپنا اجتماعی کندھا دیا تا کہ جو الفاظ ہمارے بانیوں نے کاغذ پر تحریر کیے تھے انہیں ہر شہری کے لئے حقیقت کا روپ دیا جا سکے۔ جو امریکہ ہم اپنے بچوں کے لئے چاہتے ہیں وہ ایک ایسا ابھرتا ہوا امریکہ ہو جہاں ایماندارانہ کام کی کثرت ہو اور کمیونٹیاں مضبوط ہوں، جہاں خوشحالی میں بڑے پیمانے پر ساجھے داری ہو اور سب کے لئے موقع ہو کہ وہ وہاں تک جا سکے جہاں تک اس کے خواب اور مشقت لے جا سکتی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی آسان نہیں۔ لیکن اگر ہم مل کر کام کریں، اگر ہم اپنی بہترین صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔۔۔ ہمارے قدم مضبوطی سے آج میں گڑے ہوں اور ہماری نظریں آنے والے کل پر جمی ہوں، تو میں جانتا ہوں کہ یہ ہماری پہنچ میں ہے۔
آپ یقین کریں۔

خدا آپ پر مہربان ہو، اور خدا ریاستہائے متحدہ امریکہ پر مہربان ہو۔